Monthly ABSAAR Malegaon

حق و صداقت کا روشن اشاریہ

ماہنامہ

ابصار

مالیگاؤں

مدیر : حافظ جلال الدین قاسمی

اخبار ابصار کے مقاصد

☆لوگوں تک دین خالص کو پہونچانا
☆سماج میں پھیلے غلط رسوم کی نشاندہی اور انکے تدارک کی طرف رہنمائی
☆کتاب وسنت کی رہنمائی میں پیش آمدہ مسائل کا حل
☆اہل علم کی نادر علمی وادبی کاوشوں کو لوگوں تک پہونچانا
☆مختلف مسالک ومکاتب فکر کی درمیانی خلیج کو ختم کرنا
☆سیرت رسولﷺ کی روشنی میں انسانیت کے پیغام کو عام کرنا
☆اسلام سے متعلق غیر مسلموں کی غلط فہمیوں کا ازالہ
☆ملک میں امن وامان کی ہر کوشش کی تائید کرنا

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ ۖ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ○ سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۰۳ (القرآن المجید)

جلد نمبر:۱	شمارہ نمبر:۵	صفر ۱۴۳۸ھ	نومبر ۲۰۱۶	صفحات:۸	قیمت:۵روپیہ	Price: Rs.5	Pages:8	November 2016	Vol No.1 Issue No.5	Malegaon

کوا (غراب) اور قرآن

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ (27) لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ (28) إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ (29) فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ (30) فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْأَةَ أَخِيهِ قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْأَةَ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ (31) سورۃ المائدۃ:5

ترجمہ: اور (اے نبی!) ان لوگوں کو آدم کے دونوں بیٹوں کا قصہ ٹھیک طور سے سنا دو جبکہ دونوں نے (اللہ کے لئے) کچھ نیاز گذرانی۔ سو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی (تب ایک نے دوسرے سے) کہا کہ میں تجھے مار ڈالوں گا۔ اس ـــ نے کہا اللہ تو صرف پرہیزگاروں کی نیاز قبول کیا کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا اور اپنا گناہ تو ہی سمیٹے۔ پھر تو ہی دوزخی بنے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔ سو اس کے دل کو اپنے بھائی کا مار ڈالنا پسند آیا سو اس کو مار ڈالا۔ تب وہ خود برباد ہو گیا۔ پھر اللہ نے کوا بھیجا جو زمین کریدنے لگا تاکہ اس کو دکھا دے کہ اپنے بھائی کی لاش کیونکر چھپانی چاہیے۔ وہ بولا کہ ہائے شامت کیا میں اس کوے کے برابر بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپاتا۔ پھر تو وہ پچھتانے لگا۔

ایک ہی آیت (آیت نمبر 31) میں لفظ غراب دو بار ایک جگہ نکرہ اور دوسری جگہ معرفہ مذکور ہے۔ قطب شمالی اور جنوبی امریکہ کو چھوڑ کر پوری دنیا میں رہنے والے کووں کی تقریباً 40 قسمیں ہیں۔ سائنسی تحقیقات نے یہ ثابت کیا ہے کہ کوا انتہائی ذہین اور مکار پرندہ ہے۔ اس کی نگاہ بہت تیز ہوتی ہے۔ اس کا دماغ اس کے جسم کی بہ نسبت بڑا ہوتا ہے اور یہ دماغ اس کے اعصابی خلیوں میں بھرا ہوتا ہے۔ یہ تقریباً 23 قسم کی آوازیں نکالتا ہے، جس میں بعض آوازیں خطرے کی اور بعض جمع کرنے کی ہوتی ہیں۔ یہ دوسرے پرندوں کی آوازوں کی نقالی بھی کر لیتا ہے۔ کوا چار سال میں اور مادہ کوا تین سال میں بلوغت کی حد میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جاڑوں کے آخر میں کوا اپنی شریکِ حیات تلاش کرنے لگتا ہے۔ وہ اونچی آواز نکالتا ہے اور کوئی بالغہ مادہ کوا اس کے پاس آ جاتی ہے۔ تب کوا اپنے پر جھاڑنے اور اپنی دم ہلانے لگتا ہے جو اس کے اس مادہ کوا کو قبول کرنی کی علامت ہوتی ہے۔ پھر ان کا جوڑا بن جاتا ہے اور وہ ایک دوسرے کے پروں کو صاف کرنے لگتے ہیں۔ اس کے بعد گھونسلہ بناتے ہیں جس میں تقریباً دو ہفتے لگتے ہیں، مادہ کوا تقریباً 2 سے 6 انڈے ایک ہفتے میں دیتی ہے پھر 19 دن کے بعد ان انڈوں کو پھوڑتی ہے۔ بچے 30 سے 45 دن گھونسلے میں رہتے ہیں اس کے بعد اڑنے لگتے ہیں۔ پھر سال بھر مادہ کوا کوئی انڈا نہیں دیتی۔ کوا اپنی پوری زندگی دوسری شادی نہیں کرتا۔ عام طور پر اس کی عمر 21 سال ہوتی ہے اور اگر دوسری شادی کرتا بھی ہے تو صرف بقائے نسل کے لئے اور اس وجہ سے بھی تاکہ وہ تنہا نہ مر جائے۔ کوے کی جسامت 40 سینٹی میٹر (16 انچ) ہوتی ہے۔ اس قصے میں کوے کا ذکر انسان کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ مردوں کو کیسے دفنائے۔ اسی لئے اللہ نے تمام مخلوقات کو چھوڑ کر اسے چنا تاکہ وہ اس بات میں انسان کا معلمِ اول بنے۔ تحقیقات نے یہ بات بھی ثابت کر دی ہے کہ کووں کی عدالت بے حد اہم ہے۔ یہاں جماعت ہر اس فرد کے خلاف مقدمہ چلاتی ہے جو جماعت کے نظم و نسق کو توڑتا ہے۔ اور اس فطری قوانین کے مطابق فیصلہ کرتی ہے جسے اللہ نے بنایا ہے۔ کووں کی عدالت میں ہر جرم کی ایک خاص سزا ہے۔ چھوٹے چوزوں کے کھانے کو غصب کرنے کی سزا یہ ہے کووں کی جماعت اس غاصب کوے کے پروں کو نوچ دے تاکہ وہ اڑنے کے قابل نہ رہے۔ اگر کوئی کوا دوسرے کے گھونسلے کو غصب کر لے تو اس کی سزا یہ ہے کہ کوے کو مجبور کیا جائے کہ وہ ویسا ہی دوسرا گھونسلہ اسے بنا کر دے۔ اگر کوئی کوا، مونث کوے کی آبرو ریزی کرتا ہے تو کووں کی جماعت اسے موت کی سزا دیتی ہے وہ اس طرح کے تمام کوے اس کے اوپر یلغار کر دیتے ہیں اور چونچ مار مار کر اسے ہلاک کر دیتے ہیں۔ عام طور پر یہ عدالت کھیتوں اور وسیع میدانوں میں لگتی ہے۔ جہاں کوے متعین وقت پر جمع ہو جاتے ہیں اور مجرم کوے کو سخت نگرانی میں وہاں لایا جاتا ہے۔ وہ عدالت کے سامنے اپنا سر جھکائے اور پروں کو سمیٹے رکھتا ہے اور اپنے منہ سے کوئی آواز نہیں نکالتا، یہ اس کے اعترافِ جرم کی دلیل ہوتا ہے۔ اور جیسے ہی موت کا فرمان سنایا جاتا ہے فوراً کوے اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور چونچ مار مار کر اسے ہلاک کر دیتے ہیں۔ پھر ایک کوا اس کی قبر کھودتا ہے اور اس قبر میں اس مردہ کوے کو دفن کر دیا جاتا ہے۔ یہ دنیا کا واحد پرندہ ہے جو مردے کو دفن کرتا ہے۔

محققین نے یہ انکشاف کیا ہے کہ کوا انسان کے چہرے سے پہچان لیتا ہے کہ یہ اچھا انسان ہے یا برا انسان ہے۔ دنیا کا یہ واحد پرندہ ہے جو چیزوں کو گن بھی سکتا ہے۔

کیا کوا منحوس پرندہ ہے؟ : صحیح عقیدہ رکھنے والا مسلمان کوے کو منحوس نہیں سمجھتا بلکہ وہ ہر معاملے کو سببِ حقیقی کی طرف لوٹاتا ہے۔ اور وہ اللہ کی اطاعت ہے یا اللہ کی نافرنی ہے اور یہ دونوں چیزیں نفسِ انسانی سے صادر ہوتی ہیں۔ اللہ نے فرمایا--

مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ وَأَرْسَلْنَاكَ

لِلنَّاسِ رَسُوۡلًا وَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیۡدًا (79) سورۃ النساء:4

ترجمہ: تمہیں جو خیر ملتاہے وہ اللہ کی اطاعت کی وجہ سے ہے اور تمہارے اوپر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ تمہارے نفس کے عصیان کی وجہ سے آتی ہے۔

تَفاؤُل اور تَشاؤُم کی حقیقت و ماہیت:

تَفاؤُل اور تَشاؤُم ایک دوسرے کی ضد ہیں اور ایک ہی سکے کے دو رُخ ہیں۔ اگر انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور وہ اس کی نسبت فاعلِ حقیقی (اللہ) کے علاوہ کی طرف کردے تو یہ تَشاؤُم ہے۔ اور اگر اسکو کوئی خیر پہونچے اور وہ اس کی نسبت فاعلِ حقیقی (اللہ) کے علاوہ کسی اور کی طرف کردے تو یہ تفاعُل ہے۔ اور ان دونوں کا مرتکب بد عقیدہ ہے۔ اور وجہِ حرمت سورہ نساء کی مذکورہ آیت (آیت نمبر 40) ہے۔ جاہلیت میں جب کوئی انسان سفر کا ارادہ کرتا تو کسی پرندے کے گھونسلے کے پاس آتا اور اس میں بیٹھے پرندے کو اُڑنے پر مجبور کرتا۔ پرندہ گھونسلے سے اُڑ کر اگر داہنی طرف چلا جاتا تو وہ انسان خوش ہو جاتا اور تفاؤُل کرتا اور سفر پر چلا جاتا اور پرندہ اگر بائیں جانب اُڑتا تو وہ تَشاؤُم کرتا اور سفر کا ارادہ ترک کر دیتا۔ اور کبھی کوئی پرندہ اس کے بائیں جانب سے آتا تو تَشاؤُم کرتا اور غمگیں ہو جاتا۔ اور وہ یہ سمجھتا کہ اس پر کوئی مصیبت آنے والی ہے۔ ایسے پرندے کا نام "بارح" رکھا جاتا تھا اور اگر پرندہ دائیں جانب سے آتا تو تفاؤُل کرتا اور خوش ہو جاتا اور وہ یہ سمجھتا کہ اس کے ساتھ کچھ اچھا ہونے والا ہے، ایسے پرندے کا نام "سانح" رکھا جاتا تھا۔ اور حدیث ہے۔۔۔

عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ مَسۡعُوۡدٍ عَنۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّیَرَۃُ شِرۡکٌ الطِّیَرَۃُ شِرۡکٌ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُذۡہِبُہٗ بِالتَّوَکُّلِ (ابی داود کِتَابُ الطِّبِّ)

ترجمہ: پرندے سے فال لیناشرک ہے۔ تفاؤُل اور تَشاؤُم صرف پرندے پر منحصر نہیں، کچھ لوگ کچھ مخصوص اعداد کو منحوس سمجھتے ہیں، کچھ لوگ کچھ دنوں کو منحوس سمجھتے ہیں۔ کچھ لوگ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی کھجلی سے تفاؤُل اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے تَشاؤُم کرتے ہیں۔ کچھ لوگ بلی کے راستہ کاٹنے سے تَشاؤُم کرتے ہیں۔ کچھ لوگ گھر، عورت اور گھوڑے میں نحوست مانتے ہیں۔ مگر قرآن و سنت نے مخلوقات سے تَشاؤُم اور تَفاؤُل کی نفی کر دی ہے۔ اور یہ بتایا ہے کہ نفع اطاعت گزار کے حق میں اور ضرر عاصی کے حق میں اللہ کا فیصلہ ہوتاہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی ہے جو انسان کو اچھی اور خراب حالت میں مبتلا کرتاہے۔ غراب کی دو قسمیں ہیں

(۱) غراب البین جسکا کھانا اور بیچنا دونوں ناجائز ہے۔

(۲) دوسری قسم غراب الزراعہ (کھیتی کا کوا) کی ہے جس کا کھانا اور بیچنا دونوں جائز ہے۔

یہ ان پانچ فواسق میں سے ایک ہے جسے حرم میں بھی مارا جاتاہے۔ اس کے مارنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ مسافروں وغیرہ کے سامان لے کر بھاگ جاتاہے، ان کی تھیلیوں میں چھید کر دیتاہے اور اہلِ علم کے درمیان یہ قاعدہ ہے "الموذی طبعا یقتل شرعا" یعنی جو طبعاً تکلیف پہونچانے والا ہو اسے شریعت قتل کرنے کی اجازت دیتی ہے۔

آدم کے دو بیٹوں کے مذکورہ بالا قصے میں دروس و عبر: (1) دنیا میں خیر و شر دونوں ہیں۔ (2) حسد کا جذبہ اگر عقل پر غالب آجائے تو انسان کو ہلاکت میں ڈال دیتاہے۔ (3) تقویٰ ہی قبولِ عمل کا سبب بنتاہے۔ (4) اللہ پاک ہے اور پاک ہی چیز پسند کرتاہے، لہٰذا ہمیں اللہ کی راہ میں پاک ہی چیز خرچ کرنا چاہیے۔ (5) ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر زیادتی کرنا حرام ہے۔ (6) کسی گناہ پر شرمندگی اللہ کی سزا سے بچنے کے لئے کافی نہیں، بلکہ ندامت کے ساتھ توبہ صادقہ بھی ضروری ہے۔ (7) حقیقی کامیابی اللہ کی رضا میں ہے، اور حقیقی خسارہ اتباعِ شیطان میں ہے۔ (8) معاملات کے باب میں سب سے بڑا گناہ قتلِ انسان ہے۔ (9) دشمن پر قابو پانے کے باوجود اسے ، معاف کر دینا اخلاقِ عظیمہ میں سے ہے کیونکہ ھابیل، قابیل سے زیادہ طاقتور تھا۔ (10) قتلِ انسان تو سب سے بڑا گناہ ہے ہی مگر اس کی شناعت و قباحت اس وقت دوچند ہو جاتی ہے جب ایک بھائی اپنے بھائی کا قتل کرے۔

(ختم شد)

صحیح اور ضعیف حدیث میں علماء کے اختلاف میں عام مسلمان کیا کرے؟

اگر عبادت کے متعلق کسی حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے میں علماء کا اختلاف ہو تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

اول: پہلی بات تو یہ ہے کہ حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے میں اختلاف اور فقہی مسائل میں علماء کے اختلاف میں اہل علم کے ہاں کوئی فرق نہیں؛ اس لیے کہ حدیث کو صحیح یا ضعیف قرار دینا اجتہاد کے تابع ہے، اور اس سلسلہ میں علم رجال اور طرق حدیث کے متعلق علماء کرام ایک دوسرے سے فرق رکھتے ہیں کسی کے پاس اس کا علم کم ہے اور کسی کے پاس زیادہ، بعض علماء کسی راوی کے حالات کا علم رکھتے ہیں تو کسی عالم پر اس کے حالات مخفی رہتے ہیں، اور کوئی دوسرا عالم اس حدیث کے شواہد اور متابعات کا علم رکھتاہے لیکن کسی دوسرے کے لیے یہ طرق اور متابعات میسر نہیں ہوتے، تو اس طرح ان کا ایک ہی حدیث پر حکم مختلف ہو جاتاہے۔

اور بعض اوقات ہر ایک راوی کے حالات اور حدیث کے طرق سے واقف ہو جاتاہے، لیکن راوی کے حالات میں راجح کے متعلق اجتہاد کرتے ہوئے حدیث کو صحیح اور ضعیف میں ترجیح دیتے وقت ان میں اختلاف ہو جاتاہے، اور اسی طرح طرق حدیث کا شذوذ اور علت سے خالی ہونے میں ترجیح کے اعتبار سے بھی اختلاف ہو جاتاہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اہل علم میں سے آئمہ رجال کا رجال کے ضعف میں اختلاف ہے جس طرح ان کا باقی علم میں اختلاف ہے"

دیکھیں: سنن ترمذی (5 / 756) ترمذی کے آخر میں علل ترمذی میں یہ کلام درج ہے۔

اور علماء کرام کے اختلاف کے اسباب بیان کرتے ہوئے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

دوسرا سبب:

اجتہاد کے ساتھ کسی حدیث کے ضعیف ہونے کا اعتقاد رکھنا جس میں ہو سکتاہے دوسرے کی مخالفت ہو، قطع نظر دوسرے طریق کے، چاہے وہ صحیح ہو یا کوئی دوسرا عالم دین، یا جو یہ کہتاہے کہ ہر مجتھد صحیح اجتہاد کرتاہے تو اس طرح دونوں ہی صحیح ہوں؛ اور یہ کئی ایک اسباب کی بنا پر ہو سکتاہے جس میں سے ایک سبب یہ بھی ہے:

حدیث بیان کرنے والا یہ اعتقاد رکھتاہو کہ ان میں سے ایک ضعیف ہے؛ اور دوسرا اسے ثقہ سمجھتا ہو، علم رجال کی معرفت ایک وسیع علم ہے؛ پھر بعض اوقات جرح کے اسباب پر مطلع ہونے کی بنا پر اسے ضعیف کہنے والا بعض اوقات درست ہو سکتاہے، اور بعض اوقات غیر جارح سبب کا علم ہونے کی بنا پر کوئی دوسرا بھی صحیح ہو سکتاہے؛ یا تو اس لیے کہ اس کی جنس غیر جارح ہے، یا پھر اس لیے کہ اس میں کوئی ایسا عذر ہے جو جرح میں مانع ہو۔

یہ موضوع بہت وسیع ہے، علم رجال کے علماء اور رجال کے احوال اجماع میں سے ہے، اور اس میں اختلاف بالکل اسی طرح ہے جس طرح باقی علوم میں اہل علم کا اختلاف ہے۔

اور اس میں سبب یہ بھی ہے: یہ اعتقاد ہو کہ حدیث بیان کرنے والے نے اس سے حدیث سنی ہی نہیں جس سے وہ بیان کر رہاہے، لیکن اس کے علاوہ دوسرے کا اعتقاد ہو کہ اس نے واجب کرنے والے معروف اسباب کی بنا پر وہ حدیث سنی ہے۔

اور یہ سبب بھی ہے: محدث یعنی حدیث بیان کرنے والے کے دو حال ہوں، ایک تو استقامت والا حال، اور دوسرا اضطراب والا حال، مثلا: اسے اختلاط ہو گیا ہو یا پھر اس کی کتب جل گئی ہوں، اس طرح اس نے استقامت یعنی صحیح حالت میں جو احادیث بیان کی ہیں وہ صحیح ہیں، اور جو احادیث اس نے اضطراب کی حالت میں بیان کیں وہ ضعیف ہیں؛ چنانچہ ایک کو علم نہیں کہ اس نے جو احادیث بیان کی ہیں وہ کس نوع کی ہیں لیکن دوسرا علم رکھتاہے کہ اس نے جو احادیث بیان کی ہیں وہ صحیح اور استقامت کی حالت میں بیان کردہ ہیں۔

اور اسباب میں یہ بھی شامل ہے کہ: حدیث بیان کرنے والا وہ حدیث بھول (صفحہ ۵ پر جاری)

اداریہ

حافظ جلال الدین قاسمی

چندہ : خاص طور سے قومِ مسلم میں چندے کی بَلا اتنی عام ہو گئی ہے کہ اچھے اور بُرے چندہ کرنے والے کے درمیان فرق کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ ہر اِدارہ اور تنظیم کسی نہ کسی ناچیے سے لوگوں کی جیب پر ڈاکہ ڈالتی رہتی ہے۔ ان میں اکثریت چندہ بازوں اور چندہ خوروں کی ہے۔ کچھ تنظیموں کے سربراہ چندے کی رقم خود استعمال نہیں کرتے بلکہ اسے اپنے حواریوں اور اَقرَبا پر خرچ کرتے ہیں۔ تاکہ وہ ان کے قابو میں رہیں اور ان کے گن گاتے رہیں اور ان کے غلط سلط کاموں میں صرف اِثبات میں سر ہلاتے رہیں۔ یہ چندہ کہیں ڈونیشن کے نام پر وصول کیا جاتا ہے اور کچھ لوگ غلط سلط کتابیں چھاپ کر کتابی چندہ وُصول کرنے میں مشغول ہیں۔ کچھ لوگ سماجی فلاح و بہبود کے نام پر چندے کی خاصی رقم وَصول کرتے ہیں مگر اچھا خاصا محنتانہ بھی وصول کرتے ہیں۔ انہیں سماج کی فلاح و بہبود سے زیادہ اپنے اور اپنے گھر کی فلاح و بہبود کا خیال رہتا ہے۔ فی نفسہ جہاں تک چندے کا سوال ہے ہمارے نبی محمد الرسول ﷺ نے بھی غزوہ تبوک کے موقع پر چندے کے لئے عام منادی کرائی۔ اور بعض دوسرے مواقع پر دینی اور سماجی ضرورتوں کے پیشِ نظر چندے کا اعلان فرمایا۔ حضرت عثمان، ابو بکر و عمر اپنی اسی صفت (چندہ دینا) کی وجہ سے مشہور ہوئے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مشترک خیر پر مشتمل عوامی فلاح و بہبود کے لئے چندہ لیا جائے۔ مگر اس کے لئے بہت سی شرائط ہیں۔ پہلی شرط تو یہ ہے کہ چندہ کے محصِّلین صاف و شفاف کردار کے مالک اور دینی مزاج کے حامل ہوں۔ سود اور رشوت اور حرام کاروبار سے ان کا دور کا واسطہ نہ ہو۔ دوسری شرط یہ کہ رقم مستحقین تک پوری دیانت داری اور امانت داری کے ساتھ پہنچائی جائے۔ اس کے برعکس جو لوگ مسلمانوں سے غیر شرعی اُمور اور لاحاصل اور غیر ضروری تقریبات کے لئے چندہ جمع کرتے ہیں، اس قسم کے چندہ خوروں اور چندہ بازوں کو اپنے قریب نہ پھٹکنے دیا جائے۔ کیونکہ چندہ خوری اور چندہ بازی کی نفسیات آدمی کو سست، کاہل اور کام چور بنا دیتی ہے، جو سماج اور انسانیت کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ سے ڈرنے کی تاکید کرنی چاہیے۔

کوّا اور کوئل

کوّا پرندوں کی دنیا کا افلاطون ہے جو خطرے کی بُو بہت جلد سونگھ لیتا ہے اس لئے کم ہی کسی سے مار کھاتا ہے مگر اس کے باوجود وہ کوئل نامی "آوارہ بدکار" کے ہاتھوں بار بار دھوکا کھاتا ہے۔ کوئل اسی کے گھونسلے سے اسی کے انڈے گرا کر وہاں انڈے دیتی ہے اور کوّا اپنی تمام تر ذہانت اور چالاکی کے باوجود کوئل کے انڈوں کو اپنے سمجھ کر سینچتا ہے، اسی کوئل کے بچوں کو اپنے بچے سمجھ کر پالتا ہے جس نے دانستہ اس کی نسل ختم کرنے کی کوشش کی ہوتی اور وہ بچے جیسے ہی اس قابل ہوتے ہیں کہ اپنی اس فطری کمینگی کو لے کر اڑ سکیں اور اسی محسن جس نے انھیں سینچا اور پالا ہوتا ہے اس کی اگلی نسل کو ختم کرنے کے لئے اڑ جاتے ہیں یوں مکاری کا یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔

کچھ ایسا ہی معاملہ انسانوں، خاص طور پر تیسری دنیا کے ملکوں میں دیکھا جا سکتا ہے، گھونسلا کسی اور قوم کا ہوتا ہے، جبکہ کوئی آوارہ مکار قوم باہر سے آکر وہاں انڈے دے دیتی ہے، سینچنے والی قوم یہی سمجھتی رہتی ہے کہ یہ اس کی ہی آنے والی نسل ہے مگر جب یہ سمجھ آتی ہے کہ یہ تو کسی کی آوارگی اور مکاری اور اپنی حماقت کا نتیجہ ہیں تب تک ان کے پَر پُرزے نکل کر وہ اپنا اصل رنگ دکھانا اور اپنی مادری بولی بولنا شروع ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان کی "کُوک"، تمام تیسری دنیا میں ایک جیسی ہی ہوتی ہے جو "مہذب" قوموں کے "مہذب" انسانوں کو بہت پسند ہے۔ جس کی مدح میں شاعر اپنا قیمتی وقت صرف کرتے ہیں، ادیبوں اور صحافیوں کے قلموں کو ان کی "کُوک" سے روشنائی ملتی ہے۔

اپنے ارد گرد بھی دیکھ لیں آپ کو ایسے انڈوں کے نکلے ہوئے بچے نظر آئیں گے کیوں کہ یہ "گھونسلا" تو عین اُس جگہ پر واقع ہے جہاں شمال کی سردی سے بھاگ کر گرم پانیوں کی تلاش میں نکلی، مزدور کسان کے حقوق کا نعرہ لگاتی کوئل کے لئے جنت کی مانند تھا اور ہے سو انھوں نے یہاں انڈے دیئے جن کے بچے اس قوم کے مزدور کسان کے نام پر محلوں میں پلتے ہیں وہ زار کے محلوں اور لینن و گراڈ کی شان و شوکت کی وجہ سے یہاں کے مزدوروں کے افلاس کے غم میں دبلے ہوئے جاتے ہیں۔ گو کے سب کو پتہ ہے کہ اس "کوئل" کو تو اُس کے اپنے مزدور کسان نے "پھوہڑ، بدکار اور انکا نوالہ چھیننے والی" کہہ کر اپنے ہی گھر سے بے دخل کر دیا ہے۔ مگر یہاں والے بچوں کو اپنی "اماں" کا یوں اپنے ہی گھر سے رسوا ہو کر نکلنا بلکل پسند نہیں آیا سو وہ اب اسے یہاں آباد کرنا چاہتے ہیں۔ مغرب سے آنے والی کوئل تو اس خطے کے چپے چپے اور رگ رگ سے واقف ہے اس لئے اس کے بچوں کی تو بات ہی نہ کریں وہ اسی مٹی سے اُگی گندم بنائی گئی بریڈ پر اسے مٹی کے بچوں سے کشید کیا ہوا میٹھا جیم کھاتے ہیں اور ویسے بھی وہ" دیسی گھی انھیں بچتا نہیں" سو اس کا حل بھی ان کے پاس بھی موجود ہے اس دھرتی سے نکالا ہوا" کولسٹرول فری آئل" کھاتے ہیں اگر" کولسٹرول فری آئل" سمجھ نہ آئے تو یوں سمجھ لیں کہ دیسی زبان میں جسے تیل کہتے ہیں جو ہمیشہ سے اس قوم کو لگایا جاتا رہا ہے وہی چیز ہے یہ مگر انھیں لگتا نہیں وہ کھاتے ہیں۔

رہ گئیں جنوب سے آنے والی صحرائی کوئلیں تو انھیں ہم نے خود بلایا پھر انہوں نے انڈے دیئے اور" ہم ہیں مسلم، سارا جہاں ہے ہمارا" کے فلسفے اور "اخوت" کی خاطر اتنے ایک انڈے دیئے ہیں کہ ہر طرف خون سے لتھڑے" دستار و جبہ" ہی نظر آتا ہے۔ اب سمت ایک ہی رہ جاتی ہے وہ ہے مشرق سو مشرق کی کچھ کوئلیں تو ہماری پیدائش سے پہلے ہی اس چکر میں تھیں کہ کسی طرح اس کو کھسکا کر پیدا ہونے سے پہلے ہی ختم کر دیں وہ نہ ہوا تو اس امید پر بیٹھ گئیں کہ بس آئے اور گئے وہ بھی نہ ہو پایا تو ایک وار کیا جو چل گیا مگر جو بچا اُس میں بھی بیٹھی ہیں یوں سمجھ لیں کہ یہ کوئلیں ہمیں ورثے میں ملی ہیں اور اب عین شمال والوں کو بھی کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے دیکھیں ان کی کوئلیں کب بولنا شروع کریں۔ بہر حال قصہ مختصر کوئلیں صرف نقصان کرتی رہی ہیں کیوں کہ یہ ان کی فطرت ہے یہ کبھی اپنا گھونسلا بنا سکیں ہیں نہ بنا سکیں گی مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ دوسروں کے گھونسلے ضرور اجاڑنے میں ماہر ہیں۔ کیوں کہ گھونسلا اسی کا ہوتا ہے جو گھونسلا بناتے ہیں مگر اللہ ہی خیر کرے یہاں تو ہر جانب کوئلیں ہی کوئلیں ہیں۔

گوشۂ ادب

مراعاۃ النظیر — تجاہلِ عارف

از: حافظ جلال الدین قاسمی

(1) مراعاۃ النظیر (نظیر کی رعایت رکھنا): کلام میں ایسی چیزوں کا ذکر کرنا جس میں باہم مناسبت ہو جیسے

جو ٹیکا صندل کا ہے جبیں پر تو پاس اَبرو کے خال بھی ہے
سِپہرِ خوبی پہ بدر بھی ہے سُہیل بھی ہے ہِلال بھی ہے

(2) تجاہُلِ عارف (جان کر انجان بننا): کسی چیز کا علم ہوتے ہوئے کسی نکتہ کی خاطر اس سے لاعلمی ظاہر کرنا جیسے

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے   کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا؟

منتخب اشعار

(1) دِل جو دیکھا تو صنم خانے سے بدتر نکلا
لوگ کہتے ہیں کہ اس گھر میں خدا رہتا ہے

(2) انتظار اور دستکوں کے درمیاں کٹتی ہے عمر
اتنی آسانی سے تو بابِ ہنر کھلتا نہیں
(سلیم کوثر)

(3) جلتے سورج سے ملے ہم تو یہ احساس ہوا کیسے
جُگ جُگ کے کڑی دھوپ میں فنکار بنے
(مُقیم اثرؔ بیاولی)

(4) مجھے عزیز رہی دشمنی کی تلخی بھی
اس ایک زہر سے کیا ذائقہ زبان میں تھا
(ساقی فاروقی)

(5) میرے حالات کی کمبخت خبر رکھتا ہے
ایک اعزاز ہے دُشمن کی نظر میں رہنا
(ڈاکٹر اشفاق انجُم)

مسلم پرسنل لا میں مداخلت کیسے برداشت کرلیں!

از: ندیم احمد انصاری

اس وقت ہندستان کے سیاسی حالات میں جو دھما چوکڑی مچی ہوئی ہے، اس نے یہ امر بالکل واضح کر دیا ہے کہ دوسالہ حکومت نے تمام محاذ پر منہ کی کھائی اور اب اس کی حالت اس کھسیانی بلی کی سی ہو گئی ہے جو کھمبا نوچنے پر مجبور ہے۔ کبھی بابری تو کبھی دادری، کبھی مہنگائی تو کبھی سرجیکل اسٹرائک، یہ سب پینترے ہیں جو اس نے موقع بہ موقع اپنی کرسی کی حفاظت کرتے ہوئے لوگوں کی توجہ دوسری طرف موڑنے کے لیے کھیلے ہیں، لیکن اس کی طرف سے زہر میں ڈوبا ہوا سب سے خطرناک تیر ان سب کے بعد 'یونیفارم سول کوڈ' کے نام سے سامنے آیا ہے۔ ظاہر ہے کہ کوئی ہوش مند مسلمان کسی قیمت پر بھی اس پر راضی نہیں ہو سکتا، اس لیے کہ اسلام نام ہی ہے اللہ ورسول کے ارشادات پر سرِ تسلیم خم کرنے کا، جس کے بعد کسی کو چوں وچرا کی گنجائش نہیں رہتی، یہی وجہ ہے کہ ہندستان میں موجود تمام جماعتوں اور ان کے نمائندوں نے یک آواز ہو کر اس کی مخالفت کی ہے، جس میں شیعہ وسنی، دیوبندی وبریلوی، اہلِ حدیث وجماعتِ اسلامی اور جمعیۃ علماے ہند وغیرہ سب شامل ہیں۔ مسلم پرسنل لا میں مداخلت کوئی بھی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا، جس کا ثبوت مختلف مسالک کے موجودہ اتحاد نے فراہم کر دیا ہے، اس لیے خواتین کے حقوق کے نام پر اسلامی شریعت میں دخل دینے والوں کو جان لینا چاہیے کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے اولاً عورت کو نہ صرف اس کا حق دیا بلکہ اس کے سر پر ملکہ کا تاج بھی سجایا۔

مسلم پرسنل لا کیا اور کیوں؟

کچھ دنوں سے میڈیا میں 'مسلم پرسنل لا' اور 'یکساں سول کوڈ' کی جو اصطلاحیں پڑھنے سننے میں آرہی ہیں، ہو سکتا ہے کہ بہت سے لوگ ان کے پورے مفہوم سے واقف نہ ہوں، اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ان کا ضروری تعارف کرا دیا جائے۔ ملکی دستور سے تھوڑے بہت واقفیت رکھنے والے بھی جانتے ہیں کہ ملک میں رائج قوانین کی دو اہم قسمیں؛ سول کوڈ(civil code) اور کریمنل کوڈ(criminal code) کہلاتی ہیں، دوسری قسم کے اندر جرائم کی سزائیں اور بعض انتظامی امور آتے ہیں، ظاہر ہے کہ اس قسم کے قوانین تمام اہلِ ملک کے لیے یکساں ہیں، اس میں کسی نوعیت کی تفریق نسل اور مذہب کی بنیاد پر از روئے دستور نہیں کی گئی ہے۔ پہلی قسم کے دائرے میں وہ قوانین آتے ہیں جن کا تعلق معاشرتی، تمدنی اور معاملاتی مسائل سے ہے، اس قسم کے بیش تر قوانین بھی تمام اہلِ ملک کے لیے یکساں ہیں، البتہ اس قسم کے ایک حصے میں (جسے پرسنل لا کہتے ہیں) ملک کی بعض اقلیتوں کو جن میں مسلمان بھی ہیں، ان کے مذاہب کے لحاظ سے کچھ خصوصی شعبوں میں الگ مذہبی قوانین پر عمل کرنے کا اختیار دیا گیا ہے اسی کو پرسنل لا کی آزادی کا نام دیا جاتا ہے، اسی کے تحت مسلمانوں کو بھی شریعت اپلیکیشن ایکٹ میں حق دیا گیا ہے کہ نکاح، طلاق، ایلاء، ظہار، لعان، خلع مبارات، فسخِ نکاح، عدت، نفقہ، وراثت، وصیت، ہبہ، ولایت، رضاعت، حضانت، اور وقف سے متعلق مقدمات اگر سرکاری عدالت میں دائر کیے جائیں اور دونوں فریق مسلمان ہوں تو سرکاری عدالتیں اسلامی شریعت کے مطابق ہی مذکورہ معاملات میں فیصلہ کریں گی، ان ہی قوانین کا مجموعہ 'مسلم پرسنل لا' کہلاتا ہے۔ مسلم پرسنل لا جن احکام سے عبارت ہے، وہ بھی دیگر شرعی قانون کی طرح کتاب وسنت سے ماخوذ ہیں، اگر خدانہ خواستہ مسلم پرسنل لا ختم کر کے یکساں سول کوڈ نافذ کیا جاتا ہے تو قرآن مجید کی تقریباً چالیس آیتوں اور سیکڑوں احادیث پر عمل سے مسلمانوں کو جبراً محروم ہونا پڑے گا۔(ملخصاً مجموعہ قوانین اسلامی، ص:28-29)

معاملہ کیا ہے؟

گذشتہ بدھ کو لا کمیشن کی جانب سے ایک سوال نامہ جاری کیا گیا تھا جس میں مجوزہ یکساں سول کوڈ کے بارے میں لوگوں سے ان کی رائے معلوم کی گئی۔ اس سوال نامے کے ساتھ ایک اپیل بھی منسلک ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ اس کارروائی کا مقصد ان کمزور طبقوں کو انصاف دلوانا ہے جو تعصب کا شکار ہیں۔ لا کمیشن کا کہنا ہے کہ وہ مجوزہ سول کوڈ کے خد وخال کے بارے میں ہر ممکنہ تجویز پر غور اور تمام مذاہب کے عائلی قوانین پر نظرِ ثانی کرنا چاہتا ہے اور صلاح ومشورے کا یہ سلسلہ 45 دن تک جاری رہے گا، لیکن مسلم پرسنل لا بورڈ بشمول تمام مسلم جماعتیں، جمعیۃ علماے ہند، جماعت اسلامی ہند، مسلم مجلس مشاورت، ملی کونسل، مرکزی جمعیت اہلِ حدیث، نیز تمام مسالکِ دیوبندی، بریلوی، اہلِ حدیث اور شیعہ نے اسے یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ یہ مسلمانوں کے لیے ہرگز قابلِ قبول نہیں اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اس کا بائیکاٹ کریں اور اس سوالنامے کا جواب نہ دیں، خواہ بعض نام نہاد مسلم سماجی کارکنوں کا کہنا ہے کہ پرسنل لا میں اصلاح کی ضرورت ہے، لیکن اکثر مسلم تنظیمیں اسے مذہبی امور میں مداخلت تصور کرتی ہیں۔

لا کمیشن نے دستور کی دفعہ 44 کا حوالہ دیتے ہوئے یکساں سول کوڈ کو ایک دستوری عمل قرار دینے کی کوشش کی ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ ''مملکت یہ کوشش کرے گی کہ بھارت کے پورے علاقے میں شہریوں کے لیے یکساں سول کوڈ کی ضمانت ہو'' (بھارت کا آئین، ص:62) لیکن ایسا کرتے وقت دفعہ 25 کو یکسر فراموش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جو کسی صورت میں درست نہیں۔ اس لیے کہ تقسیمِ ہند کے وقت جن مسلمانوں نے اپنی خوشی سے اس ملک میں سکونت اختیار کی تھی، اس کی وجہ یہی دفعہ 25 تھی، اس لیے کہ ہندستان ہمارا پیارا ملک ہے، جس میں ہم اپنے پیارے مذہب وعقیدے پر عمل پیرا رہ کر زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔

کس نے کیا کہا؟

رہ رہ کر مسلمانوں کو ہراساں کرنا مودی حکومت کا سوچا سمجھا ایجنڈا ہے، جس کے لیے وہ کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی، لیکن وہ شاید نہیں جانتی کہ جتنا اس قوم کو مٹانے کی کوشش کی جائے گی، یہ قوم اتنی ابھرے گی۔ نہایت خوش آئند امر ہے کہ اہم مسلم جماعتوں نے مسلم پرسنل لا کی حفاظت پر لبیک کہا اور سب ایک پلیٹ فارم پر نظر آئے۔ ہم یہاں اپنے قارئین کو واقف کروانا چاہیں گے کہ ان میں سے کس نے کیا کہا:

مسلم پرسنل لا بورڈ

مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے مولانا ولی رحمانی نے کہا کہ وزیرِ اعظم نریندر مودی کی حکومت ملک میں آمریت لانا چاہتی ہے اور حکومت کی نیت خراب ہے، اس ملک میں ہندو و مسلم صدیوں سے ساتھ رہ رہے ہیں اور انھوں نے ہمیشہ اپنے اپنے مذہبی قوانین پر عمل کیا ہے، اس نئی حکومت کے بعد سے یکساں سول کوڈ کا ذکر دوبارہ شروع ہوا ہے اور گذشتہ ہفتے وفاقی حکومت نے سپریم کورٹ میں بھی ایک حلف نامہ داخل کر کے کہا کہ وہ ایک ہی نشست میں تین طلاق کے ذریعے نکاح ختم کرنے کے طریقے کے خلاف ہے۔

اس معاملے میں مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے ایک دستخطی مہم کا آغاز کیا گیا ہے، جس میں ایک فارم مسلم پرسنل لا بورڈ نے تیار کیا ہے، جس کا لا کمیشن کے سوالنامے سے کوئی تعلق نہیں ہے، جسے بھر کر بورڈ کے دفتر بھیجا جائے گا۔ چوں کہ لا کمیشن نے اس معاملے میں لوگوں سے رائے مانگی ہے، اس لیے تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ اس اہم مسئلے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے فارم پر مسلم عورتوں کے نام، پتے اور دستخط کروا کر 30 اکتوبر تک بھیج روانہ کریں۔

سیاست دان؛ ابن تیمیہ علیہ الرحمہ کی نظر میں

سیاسیات پر "السیاسة الشرعیة فی إصلاح الراعی والرعیة" کے نام سے حضرت امام ابن تیمیہؒ نے ایک چھوٹا سا مضمون تحریر فرمایا تھا، جو اپنی جامعیت کے اعتبار سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ انہوں نے اس میں ایک جگہ "سیاستدانوں" کا بھی جائزہ لیا ہے اور ان کے فرائض اور کردار پر بھی روشنی ڈالی ہے اس فرصت میں ہم اس کا ماحصل پیش کرنا چاہتے ہیں، کیونکہ یہ وقت کی آواز بھی ہے اور دل کی صدائے دلگداز بھی۔ اس وقت میرے سامنے اس کا جو نسخہ ہے وہ مصر میں "مطبعہ خیریہ" کا مطبوعہ ہے جو ۱۳۲۲ میں طبع ہوا تھا۔ فرمایا: سیاستدانوں کی تین قسمیں ہیں:

(۱) اپنی برتری کے خبطی:

ایک گروہ وہ ہے جس کو دنیا میں اپنی برتری کا خبط اور تخریبی کارروائیوں کا چسکا ہے ان لوگوں کو عاقبت اور اپنا انجام بالکل دکھائی نہیں دیتا۔
چونکہ ان کا ترکشِ حیات عمل صالح اور کردار کے تیروں سے خالی ہے اس لئے وہ اپنی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے یہ رائے رکھتے ہیں کہ اپنی شان و شوکت اور ہر دل عزیزی کو قائم رکھنے کے لئے "داد و دہش" کرنا ضروری ہے یعنی روٹی کپڑے کا جال بچھا کر لوگوں کا شکار کیا جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ پہلے مال ناجائز طریقے سے حاصل کیا جائے۔ چنانچہ پہلے وہ لوگوں کو لوٹتے پھر سیاسی رشوت کے طور پر اسے لٹاتے ہیں۔ (فصاروا فھابین وھابین)

ان کا کہنا ہے کہ سیاسی رشوت دیئے بغیر کرسی اقتدار کا تحفظ ممکن نہیں ہے۔ چنانچہ جب کوئی ایسا بے لوث جو کھانے کھلانے کی بات نہیں کرتا، آجاتا ہے تو حکام بالا کی نگاہِ کرم بدل جاتی ہے اور اسے معزول کر کے دم لیتے ہیں (سخط علیه الرؤساء وعزلوه)

یہ وہ طبقہ ہے جس نے دنیا کو ہی سبھی کچھ سمجھ لیا ہے اور آخرت کو مہمل جان کر نظرانداز کر دیا ہے اگر توہ کر کے اصلاحِ حال کی طرف توجہ نہ دی تو دنیا اور آخرت دونوں اعتبار سے ان کا انجام بُرا برآمد ہو گا۔ (فعاقبتهم عاقبة ردیئة فی الدنیا والاخرة)

(۲) اللہ سے ڈرنے والے:

لیکن دوسرے وہ لوگ ہیں جو خوفِ خدا رکھتے ہیں اور اپنے ایمان پر قائم ہیں جو ان کو مخلوقِ خدا پر ستم ڈھانے اور ناجائز کاموں کے ارتکاب کرنے سے باز رکھتا ہے لیکن بایں ہمہ وہ بھی یہ یقین رکھتے ہیں کہ غلط راہ چلے بغیر سیاست چلتی نہیں۔ (لکن قد یعتقدون مع ذلك أن السیاسة إلا بما یفعله اولئك من الحرام)
بسا اوقات بزلی، بخیلی اور تنگ ظرفی کے بھی وہ بیمار ہوتے ہیں۔ اس لئے اپنی دینداری کے باوجود بھی "واجب" کام چھوڑ بیٹھتے ہیں جو بعض محرمات کے ارتکاب سے بھی زیادہ سنگین نکلتا ہے۔ خود کیا دوسروں کو بھی 'واجب' سے باز رکھنے کا ارتکاب کر ڈالتے ہیں جو سر تا پا راہِ حق مارنے کے مترادف ہوتا ہے بلکہ تاویل کر کے بعض اوقات وہ دینی فریضہ چھڑانے کے لئے خارجیوں کی طرح مسلمانوں کے خلاف جہاد بھی کر گزرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھوں نہ دنیا کی بگڑی بن پاتی ہے اور نہ دین کامل کی کوئی خدمت ہو سکتی ہے۔ ان کی اجتہادی فروگزاشتوں سے تو در گزر ممکن ہے لیکن ان کی حماقتوں کا کوئی علاج نہیں ہے۔ یہ وہ طبقہ ہے جو سب سے خسارے میں ہے کہ دنیا میں کھو کر سمجھ رہا ہے کہ وہ خوب کر رہا ہے۔ ﴿الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا﴾.

(۳) میانہ رو لوگ:

تیسرا گروہ 'اُمت وسط' ہے یعنی وہ 'محمدی' لوگ ہیں جن کا دین محمدی ہے یہ خاصانِ خدا نائب رسول کی حیثیت سے قیامت تک لوگوں پر حکمرانی کریں گے۔
ان کا کام یہ ہو گا کہ وہ رفاہِ عامہ کے لئے مال خرچ کریں۔ خلقِ خدا کو نفع پہنچائیں۔ اگر وہ صاحب اقتدار ہوں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ملک و ملت کی اصلاح کریں، اقامتِ دین کے لئے کوشاں رہیں، اور ان کو دنیا کو تھامنے کی کوشش کریں جو عوام کے دین اور عفتِ نفس کے لئے ضروری ہے۔ لہٰذا چاہئے کہ اس سے زیادہ حرص نہ کریں، جس کے وہ مستحق نہیں، نیز تقویٰ اور احسان دونوں صفات اپنے اندر جمع کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی معیت ان کو حاصل ہوتی ہے جو متقی ہیں اور پورے حضورِ قلب کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں ﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ﴾ ۱۲۸ ...سورۃ النحل "السیاسة الشرعیة ص ۲۷-۲۸)

حضرت امام ابن تیمیہؒ نے سیاستدانوں کی نفسیات، ہیرا پھیری یا خلوص، دل سوزی، ان کے کردار اور فرائض کی جو تصویر پیش کی ہے، اس کے مطالعہ کے بعد ہمیں اپنے عہد کے سیاستدانوں کے سمجھنے میں بڑی مدد مل سکتی ہے اور جو سیاستدان پُرفریب نعروں کی اوٹ میں عوام کا شکار رہے ہیں یا جو خلقِ خدا کی دنیا اور دین کے سلسلہ میں پُرخلوص محنت کر رہے ہیں ان کو آسانی کے ساتھ پرکھا جا سکتا ہے، بشرطیکہ ہم خود بھی کچھ کرنا چاہتے ہوں اور خدا کے ہاں اپنی جوابدہی کا احساس بھی رکھتے ہوں۔ (ماہنامہ محدث، اکتوبر 1972ء)

(بقیہ صفحہ ۲ سے آگے۔ صحیح اور ضعیف حدیث میں علماء کے اختلاف میں عام مسلمان کیا کرے)
چکا ہو اور بعد میں اسے یاد نہ آئے، یا پھر وہ اس حدیث سے ہی انکار کر دے کہ اس نے بیان کی تھی اور اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ علت ترک حدیث کو واجب کرتی ہے، لیکن دوسرا یہ رائے رکھتا ہو کہ اس سے استدلال کرنا صحیح ہے، یہ مسئلہ معروف ہے...... اس کے علاوہ بھی کئی ایک اسباب ہیں.
دیکھیں: مجموع الفتاوی (20 / 240 - 242) مختصر.

دوم: ایک ہی حدیث کو صحیح اور ضعیف قرار دینے میں اہل علم کے اختلاف میں مسلمان کا موقف کیا ہونا چاہیے اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ: اس میں وہی موقف ہے گا جو بذاتہ فقہی اختلاف کے وقت ہوتا ہے، اگر تو وہ ان کے اقوال کے درمیان ترجیح دینے کی اہلیت رکھتا ہو تو دونوں حکموں میں سے جو صحیح دیکھتا ہو اسے راجح قرار دے، اور اگر وہ اہلیت نہیں رکھتا تو اسے تقلید واجب ہو گی.
اسے چاہیے کہ وہ اس کی ترجیح کو لے جسے وہ زیادہ دین والا اور اس سلسلہ میں زیادہ علم والا دیکھتا ہو، وہ اس دھوکہ میں نہ رہے کہ وہ اصولی ہے یا فقیہ یا مفسر ہے، بلکہ تصحیح اور تضعیف کے متعلق اس فن میں ماہر علماء کا مقلد بنے اور ان کے فیصلے کو مانے، یعنی فن حدیث کے علماء کے فیصلے پر چلے.
اس میں تقلید کرنے میں جو نتائج مرتب ہوں اس میں کوئی حرج نہیں اگر اس کے نزدیک وہ حدیث صحیح ہو اور اس میں وہ تقلید کر رہا ہو اور وہ فقہی حکم ضمن میں لے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے، اور اگر حدیث ضعیف ہو تو اس پر عمل نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں.
شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:
اگر علماء کرام فتوی میں اختلاف کریں، یا جو وہ تقاریر اور دروس سنتا ہے مثلا اس میں اختلاف ہو تو وہ اس کی پیروی کرے جسے وہ اقرب الی الصواب اور زیادہ عالم اور دین میں زیادہ سمجھتا ہو"
دیکھیں: لقاء الباب المفتوح لقاء نمبر (46) سوال نمبر (1136)

واللہ اعلم

THINKING CAP — **ہوشیار باش!**

(1) کوڑیوں کے دام بکنے والوں کو ہمیشہ یہ غم کھائے رہتا ہے کہ ہیرا دنیا میں انمول کیوں ہے؟ اُن کوڑھ مغزوں کو یہ معلوم نہیں کہ کوڑی بہر حال کوڑی ہوتی ہے اور ہیرا ہیرا۔

(2) ایک فارسی مقولہ ہے مشک آنست کہ خود ببُوید نہ کہ عطار بگوید (مشک وہ ہے جو خود مہکے، عطر بیچنے والے کو یہ نہیں کہنا پڑتا کہ وہ مشک ہے۔)

(3) بیوقوف آدمی کا اصل المیہ یہ ہے کہ اسکی کوئی حماقت آخری نہیں ہوتی۔

(4) دولت کی اصل خرابی یہ ہے کہ وہ آدمی کے پاس ہمیشہ نہیں رہتی، اور اگر رہ جائے تو آدمی نہیں رہتا۔

(5) خوشی سب کچھ پالینے کا نام نہیں، بلکہ پائے ہوئے میں خوش رہنے کا نام ہے۔

انگلش گرامر

از : ابو عبیدہ جلال الدین القاسمی
(انگلش لیکچرر آر ایم پٹیل اردو ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج)

USES OF WILL (will کے استعمالات)

(1) بیانیہ جملے میں ضمیرِ حاضر یا مخاطب اور ضمیرِ غائب کے ساتھ Will عامل یا فاعل کی کسی خواہش کے حوالے کے بغیر آئندہ پیش آنے والے واقعات کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

In Assertive Sentences, Will in the Second and Third Persons indicates simple futurity, without any reference to the wish of the agent; as,

a) He will win the first prize.
b) You will be able to do it in no time.
c) Anyone will tell you the way to the Taj, if you ask.

(2) Will ضمیرِ متکلم کے ساتھ مندرجہ ذیل معنوں کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
(1) عزم (پکا ارادہ) (2) وعدہ (3) دھمکی (4) آرزو، خواہش، تمنا (5) آمادگی، رضامندی

Will in the First Person is used to denote :--

(1) Determination; as,
a) I will do as I like.[=I am determined to do as I like.]
b) We will not submit.[=We are determined not to submit.]
c) I will succeed or die in the attempt.

(2) A promise; as,
a) I will help you.[=I promise to help you.]
b) I will behave better next time.[=I promise to behave better next time.]

(3) A threat; as,
a) I will expose her.[=I threaten to expose her.]
b) I will punish you if you don't behave yourself.
c) I will dismiss you if you come late again.

(4) A wish; as,
a) I will go home.[=It denotes wish on the part of the speaker.]
b) I will visit the Taj.[=I wish to visit the Taj.]

(5) Willingness; as,
a) I will lend you my pen.[=I am willing to lend you my pen.]
b) Well, I will do this for her sake.

(3) سوالیہ جملوں میں Will کے استعمالات:

(i) Will سوالیہ جملوں میں ضمیرِ متکلم کے ساتھ کبھی استعمال نہیں ہوتا ہے۔

(ii) Will ضمیرِ حاضر یا مخاطب میں مخاطب (جس سے خطاب کیا جارہا ہے) کی آمادگی، ارادہ یا خواہش کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(iii) Will ضمیرِ غائب کے ساتھ آئندہ پیش آنے والے واقعات کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(iv) Will گزارش یا درخواست کی سب سے زیادہ عام شکل Will you? سے شروع یا متعارف کی جاتی ہے۔

In Interrogative Sentences:--

1. Will is not used at all in the First Person. Never say, Will I? Will we? 2. Will denotes willingness, intention or wish of the person spoken to in the Second Person as,

a) Will you sing at the concert tomorrow evening? Yes, I will.
b) Will you go there?[=Do you intend to go there?]
c) Will you speak to her?[=Do you wish to speak to her?]

3. Will denotes simple futurity in the Third Person;as,
a) Will he come to-day? Will they help us?

4. The most usual form of request is that introduced by Will you?
a) Will you be back by 10 o'clock?

(*) CORRECT USAGE

4) Mark the force of shall and will in the following sentences :--

1.) You shall be rewarded.[=I am resolved to have you rewarded.]
2.) He shall be rewarded. [=I am resolved to have him rewarded.]
3.) I will not be able to go to office today.
[This is incorrect, for it expresses the determination or will of the speaker. Use 'shall' instead of 'will'.]
4.) I will be happy to do so.
['Happy' here implies 'willingness', and to say' I will be happy' is like saying, 'I will be willing'. This is absurd. Say, therefore, 'I shall be happy.']
5.) I will have much pleasure in accepting your kind invitation.
[The sentence as it stands implies an effort or will on the part of the speaker to feel pleasure. This is absurd. Say 'I shall have....']

6.) Will you kindly lend me your pen?
[Here 'will' is used interrogatively in a polite form of request.]

7.) I shall be obliged if you lend me five rupees.
[Shall is used to express a polite form of request.]

(بقیہ صفحہ ۴ سے آگے- مسلم پرسنل لا میں مداخلت کیسے برداشت کرلیں!)

دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مفتی ابوالقاسم نعمانی نے مرکزی حکومت کی جانب سے سپریم کورٹ میں پیش کردہ حلف نامے کے تناظر میں کہا کہ ہمارا ملک جمہوری ہے، یہاں ہر شخص کو مذہبی آزادی حاصل ہے، حکومت یا عدالت کی جانب سے مسلم پرسنل لا میں مداخلت اور سماجی اصلاح کے بہانے پرسنل لا میں تبدیلی کی اجازت نہیں دی جاسکتی، تین طلاق اور تعددِ ازدواج مسلم پرسنل کا لازمی حصہ ہیں، شریعت پر عمل کرنا آئینی حقوق اور سیکولرزم کے خلاف کیسے ہو سکتا ہے، جب کہ آئینِ ہند میں ہر باشندے کو اپنے مذہب کے مطابق عمل کی آزادی دی گئی ہے!

دارالعلوم وقف دیوبند

دارالعلوم وقف کے صدر مہتمم مولانا محمد سالم قاسمی نے کہا کہ قرآنِ کریم، حدیث اور شریعت پر کسی قسم کی بحث قبول نہیں کی جائے گی، مسلمان کو اس کا حق حاصل ہے کہ وہ اسلامی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی گزارے، مرکزی حکومت کی مذہبی معاملات میں مداخلت مسلمانوں کے استحقاق پر حملہ اور ہندستانی روایات کے خلاف ہے۔

جمعیۃ علمائے ہند

جمعیۃ علمائے ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی کا کہنا کہ ملک میں آزادی کے بعد یہ پہلا موقع ہے جب مرکزی حکومت نے مسلم پرسنل لا کے خلاف اتنا جارحانہ رخ اختیار کیا ہے۔ اس بابت سپریم کورٹ میں مرکزی حکومت کے ذریعے پیش کی گئی رائے ناقابلِ قبول ہے، مسلمان کے لیے قرآن و حدیث سب سے بڑا دستور ہے اور مذہبی امور میں شریعت ہی قابلِ تقلید ہے، جس میں تاقیامت کوئی ترمیم ممکن نہیں اور سماجی اصلاحات کے نام پر شریعت میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔

جماعتِ اسلامی ہند

جماعتِ اسلامی ہند کے سربراہ سید جلال الدین عمری نے کہا کہ مسلمان تین طلاق، تعدد ازدواج اور دوسرے پرسنل لا کو اپنے مذہب کا لازمی حصہ مانتے ہیں اور وہ ان معاملات میں شریعت پر عمل کرنے کے لیے پابند ہیں، حکومت کو اس پر روک لگانے کی سازش کی بجائے مسلمانوں کے اس رخ کا احترام کرنا چاہیے۔

جماعت رضائے مصطفی

جماعت رضائے مصطفی کے جنرل سکریٹری مفتی شہاب الدین نے کہا کہ مرکزی حکومت نے سپریم کورٹ میں جو حلف نامہ دیا ہے، وہ شرعی طور پر بالکل غلط ہے، اس میں علمائے کرام کی رائے لینے کے بعد ہی حلف نامہ دیا جانا چاہیے تھا، یہ مسلمانوں کو الجھانے کی سازش ہے۔

امارتِ شرعیہ

امارت شرعیہ کے ناظم مولانا انیس الرحمن قاسمی وغیرہ نے کہا کہ حکومت کا یہ موقف آئین میں ہر ہندستانی کو اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اپنے مذہبی قانون پر چلنے کی دی گئی آزادی کی کھلی ہوئی خلاف ورزی ہے اور وہ مسلم پرسنل لا میں مداخلت کی بے جا کوشش کرکے ایک سیکولر ملک کو یکساں سول کوڈ کے ناقابلِ عمل طریقے پر لے جانے کی کوشش کر رہی ہے، بی جے پی کی قیادت میں بننے والی یہ حکومت ہمیشہ سے یکساں سول کوڈ کی حامی رہی ہے اور وہ مسلم پرسنل لا کے خلاف اپنے جارحانہ رخ کو ظاہر کرکے ملک میں یکساں سول کوڈ کے اپنے ایجنڈے کو نافذ کرنے کی راہ ہموار کر رہی ہے لیکن اس ملک کے مسلمان ایسا نہیں ہونے دیں گے۔

مجلس اتحاد المسلمین

کل ہند مجلس اتحاد المسلمین کے صدر اسد الدین اویسی کا کہنا ہے کہ یکساں سول کوڈ کے نام پر کسی بھی چیز کو نافذ کرنا اس ملک کی متنوع حیثیت اور وسیع معاشرتی نظام کو ختم کرکے رکھ دے گا، اس لیے مجلس نے فیصلہ کیا ہے کہ لا کمیشن نے جو سوالنامہ یکساں سول کوڈ کے سلسلے میں تیار کیا ہے اس کا جواب دے گی اور اس سے میڈیا کو بھی واقف کروایا جائے گا۔ امید کہ اس تفصیل سے مسئلے کی نوعیت و سنگینی کو سمجھنے اور مناسب اقدام کرنے میں مدد ملے گی، جس سے باذوق قارئین ضرور فایدہ اٹھائیں گے۔

(گزشتہ شمارے سے پیوستہ: اساتذہ کا مقام اور ٹیچرز ڈے)

خلیفہ ہارون رشید کی آنکھیں عقیدت سے بھر آئیں جب اُنہوں نے دیکھا کہ ایک بیٹے نے ایک جوتا اُٹھایا ہوا ہے اور دوسرے نے دوسرا جوتا اُٹھایا ہوا تھا اور وہ دونوں استاد کا انتظار کر رہے تھے۔ یقیناً اگر ہم نے اس معاشرے کو اچھے استاد دیئے تو یہ معاشرہ بھی ہمیں ایسے ہی طالب علم دے گا۔

فاتح عالم سکندر ایک مرتبہ اپنے استاد ارسطو کے ساتھ گھنے جنگل سے گزر رہا تھا راستے میں ایک بڑا برساتی نالہ آگیا۔ نالہ بارش کی وجہ سے طغیانی پر آیا ہوا تھا۔ استاد اور شاگرد کے درمیان اس بات پر بحث چھڑ گئی کہ خطرناک نالہ پہلے کون پار کرے گا۔ سکندر بضد تھا کہ وہ پہلے جائے گا۔ آخر ارسطو نے بات مان لی۔ پہلے سکندر نے نالہ پار کیا پھر ارسطو نے نالہ عبور کرکے سکندر سے پوچھا؟ "کیا تم نے پہلے نالہ پار کرکے میری بے عزتی نہیں کی؟" سکندر نے جواب دیا" نہیں استادِ مکرّم! میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ میں ہرگز نہیں گوارہ کروں گا کہ دنیا آپ جیسے لائق استاد سے محروم ہو جائے کیونکہ سینکڑوں سکندر مل کر بھی ایک ارسطو پیدا نہیں کر سکتے جبکہ ایک ارسطو سینکڑوں کیا ہزاروں سکندر پیدا کر سکتا ہے۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق سے پوچھا گیا کہ اتنی بڑی اسلامی مملکت کے خلیفہ ہونے کے باوجود ان کے دل میں کوئی حسرت ہے، تو آپ نے فرمایا کہ "کاش میں ایک معلم ہوتا!"

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ ہر وہ شخص میرا استاد ہے جس نے مجھے ایک لفظ بھی سکھایا ہو۔

مختلف ممالک میں مختلف ایام میں یہ دن منایا جاتا ہے۔ اس دن کے منانے کا مقصد یہ ہے کہ استاد کے مقام و مرتبہ کو اجاگر کیا جائے اور اس کو وہ عزت واحترام دیا جائے جس کا وہ حقدار ہے۔

ایک انگریزی مقولہ ہے۔۔۔

A TEACHER IS A BEACON THAT LIGHTS THE PATH OF A CHILD

یعنی، استاد وہ مینارہ نور ہے جو بچے کی راہ کو (علم وہدایت سے) منور کر دیتا ہے۔

ایک اچھا استاد وہ ہوتا ہے جو بچے کو نہ صرف ایک اچھا طالب علم بنائے بلکہ ایک اچھا انسان بھی بنائے۔ اور ساتھ ہی ایک طالب علم کو کس طرح ہونا چاہیے یہ بھی بتایا گیا،

سکندر اعظم کا قول ہے، "میرے والدین نے مجھے زمین پر اتارا اور میرے استاد نے مجھے آسمان کی بلندی تک پہونچادیا۔"

وقت کے ساتھ اساتذہ بھی اپنے فرائضِ منصبی کو کسی حد تک فراموش کر بیٹھے یا تدریس کے شعبہ میں بڑھتی ہوئی تجارتی ذہنیت نے انھیں اس قابل نہ رکھا کہ وہ ایک فرض شناس استاد کا رول ادا کر سکیں۔ استاد پر یہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ نوجوان نسل کے لیے مثال بنے اور نبی اکرم ﷺ کے معلمانہ اصولوں کو اپناتے ہوئے احسن طریقے سے اپنی ذمہ داریاں نبھائے۔ دوسری طرف استاد کا احترام طالب علموں ہی پر نہیں بلکہ پوری قوم پر لازم ہے کیونکہ جو قومیں اساتذہ کا احترام نہیں کرتیں، تنزلی اُن کا مقدر بن جاتی ہے۔

اور استاد ہی معاشرے میں ریڑھ کی ہڈّی کی حیثیت رکھتا ہے۔ کائنات میں بننے والی قوموں کے عروج وزوال کا دارومدار اسی پر ہوتا ہے۔ قوموں کے خیالات و نظریات کے تغیر و تبدل میں استاد کو ہی ثانوی حثیت حاصل ہے۔ استاد ایک مالی کی مانند ہوتا ہے جو باغ میں پھول لگاتا ہے اور اس کی آبیاری کرتا ہے اور پھر علم کے مختلف پھول چُن کر لوگوں کے گلے کا ہار بناتا ہے۔ جس سے لوگ سج سنور کر خوبصورت دکھائی دیتے ہیں۔ دنیا میں مایہ ناز سائنسدان، ڈاکٹر، انجینئرز، قانون دان، سیاستدان، سکالرز، جرنیل، مفکر، محقق، دانشور، محدث، ادیب، خطیب، علما، صلحا، وکلا، ججز، وزیر، مشیر، سفیر، گورنر، وزیرِاعظم اور صدر اساتذہ کے علمی خزانے کی بدولت ہی معاشرے میں اہم مقام پر فائز ہیں۔ بقولِ شاعر

ایک معلّم ہی تو عرفانِ خُدا دیتا ہے
فرد کو نفس کی پہچان کرادیتا ہے

(ختم شد)

کالے دھن کے خلاف جنگ میں حکومت کا ایک فیصلہ کن قدم: ۵۰۰ اور ۱۰۰۰ کے نوٹ کیے بند

بدھ 9 نومبر 2016

بدعنوانی اور کالے دھن کے خلاف فیصلہ کن جنگ میں تاریخی قدم اٹھاتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے 500 اور 1000 روپے کے پرانے نوٹوں کو بند کرنے کا اعلان کیا اور کہا کہ لوگ پرانے نوٹوں کو 10 نومبر سے 30 دسمبر تک بینکوں اور ڈاک خانوں میں اپنے اکاؤنٹس میں جمع کرا سکیں گے۔ وزیر اعظم نے قوم کے نام خطاب میں کہا کہ بدعنوانی اور کالے دھن کے خلاف فیصلہ کن جنگ ضروری ہے اور حکومت نے اس کے تحت 500 اور 1000 روپے کے نوٹ کو بند کرنے کا قدم اٹھایا ہے۔

وزیر اعظم کا کہنا تھا کہ جعلی کرنسی، کالے دھن، کرپشن اور دہشت گردی سے ملکی معیشت کو محفوظ کرنے کے لئے 500 اور 1000 روپے کے نوٹوں پر فوری طور پر پابندی لگادی گئی ہے اور آج سے 500 اور 1000 روپے کے نوٹوں کی لین دین غیر قانونی ہوگی

انہوں نے عوام کو اعتماد میں لیتے ہوئے کہا کہ حکومت یقین دلاتی ہے کہ عوام کے پیسے عوام کے ہی ہیں اور جلد 500 اور 2 ہزار روپے کے نئے نوٹ جاری کئے جائیں گے۔

عوامی مشکلات کو دیکھتے ہوئے بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ آئندہ 72 گھنٹے کے دوران اسپتالوں میں میڈیکل پیمنٹ، پیٹرول پمپس، ریلوے ریزرویشن اور ہوائی اڈوں پر مذکورہ نوٹوں کی لین دین کی جاسکتی ہے لیکن 11 نومبر کے بعد وہاں بھی ان نوٹوں کی لین دین غیر قانونی ہوگی۔

اچانک 500 روپے اور ایک ہزار روپے کے کرنسی نوٹوں کو آج آدھی رات سے کالعدم قرار دیے جانے سے عام لوگوں میں افراتفری مچ گئی. لوگ رات 12 بجے تک پرانے نوٹوں کو جمع کرانے یا کسی طرح ٹھکانے لگانے کے طریقے ڈھونڈتے رہے۔

ڈونلڈ ٹرمپ امریکہ کے 45ویں صدر منتخب

ہلیری کلنٹن کو شکست دیکر ڈونلڈ ٹرمپ امریکہ کے 58ویں انتخابات میں 45ویں صدر منتخب ہوچکے ہیں۔ کئی امریکی اسے نائن الیون کے بعد الیون نائن کا ایک اور حادثہ شمار کررہے ہیں، تو کئی اسے تبدیلی کی علامت قرار دے رہے ہیں۔ ٹرمپ کے حامیوں کی جہاں خوشی دیدنی ہے، وہیں پر کالے امریکی اپنی تشویش کا اظہار کرتے دکھائی دیتے ہیں، گرچہ ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی جیت کے بعد بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ میں رہنے والے تمام افراد کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے گا، مگر اپنی انتخابی مہم کے دوران انہوں نے جہاں رنگ ونسل کی بنیاد پر امتیازی قوانین کی بات کی، وہیں اسلامی دنیا کے خلاف اپنے جارحانہ عزائم کا اعادہ بھی کیا تھا

حافظ جلال الدین القاسمی کا سہ روزہ دورہ تدریبیہ

قاسمی صاحب 25، اکتوبر 2016 کو مالیگاؤں سے روانہ ہوئے۔ 26، اکتوبر 2016 کو مسجدِ توحید، حیدر آباد میں ان کا ایک خطابِ عام ہوا۔ 27، اکتوبر 2016 کی صبح کو بذریعہ فلائٹ مندروں کے شہر تِرُوپَتی پہونچے۔ اور تدریبی سلسلہ شروع ہوا جو مسلسل تین دنوں تک جاری رہا۔ جس میں "علم نحو وصرف"، "عربی ادب" اور "اُصولِ حدیث" کو موضوع بحث بنایا گیا۔ سارے مواد کو بغیر کسی کتاب کو سامنے رکھے بورڈ پر لکھ کر سمجھایا گیا، جو تقریباً بارہ گھنٹوں پر مُحیط ہے۔ اس کی پوری ویڈیو شوٹنگ ہوچکی ہے، جس میں الصف الثالث سے لے کر فضیلت تک کی سو طالبات اور چالیس معلمات نے پابندی سے شرکت کی۔ بروزِ جمعہ جامعہ کی مسجد میں قاسمی صاحب کا 55 منٹ کا خطبہ جمعہ ہوا اور بعدِ نمازِ عصر چالیس معلمات کے ساتھ ایک ٹیچرز میٹنگ ہوئی جس میں طُرُق التدریس پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ آخری دن بروز سنیچر امتحان ہوا جس میں 25 معروضی سوالات (Objective Type Questions) آدھے گھنٹے میں حل کرنے کے لئے دئے گئے۔ تمام طالبات نے بہت اچھے نمبرات حاصل کئے۔ ایک طالبہ نے 50 میں سے 49 نمبرات حاصل کر کے اول مقام حاصل کیا۔ طالبات اور مُعلّمات کے اشتیاق کا عالم قابل دید تھا۔ اور بروز سنیچر بعدِ نمازِ مغرب تمام طالبات ومعلمات کے لئے ایک اجلاس منعقد کیا گیا، جس میں قاسمی صاحب نے بُخاری شریف کی پہلی حدیث "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" کی ڈیڑھ گھنٹے تک عالمانہ شرح کی۔

ایک بار پھر ریلوے ٹکٹ میں اضافے کا اِمکان

مالیگاؤں: گزشتہ سال بھر میں ہونے والے خسارے کی بھرپائی کے لئے مشرقی ریلوے کی جانب سے ٹکٹ اور ماہانہ پاس کی شرح میں ایک بار پھر اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس تعلق سے مرکزی سرکار کو تجویز بھیج دی گئی ہے۔ تجویز پاس ہوتے ہی مسافرین کو ٹکٹ کی قیمت میں زبردست اضافے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ سینٹرل اور مشرقی ریلوے کے فرسٹ کلاس میں سینتالیس فیصد، جبکہ سیکنڈ کلاس پاس کی شرح میں اڑتیس فیصد اضافہ کا امکان ہے۔

امتحان دینیات کی لسٹ میں اندراج اور اضافہ

مالیگاؤں: تمام نظماءِ مراکز اور تمام مکاتب ومدارس اور اسکول کے انچارج حضرات کو اس اعلان کے ذریعے اطلاع دی جاتی ہے کہ اس سال 25 دسمبر 2016 کو منعقد ہونے والے امتحانِ دینیات میں شریک طلباء اور طالبات کی لسٹ جمع کرنے کی آخری تاریخ میں اضافہ کردیا ہے۔ اب 25 نومبر تک اپنی لسٹ کا اندراج کرسکتے ہیں۔ بعد میں آنے والی لسٹ ناقابل قبول ہوگی۔ یہ معلومات ادارہ امتحانِ دینیات کے انچارج محمد عابد علی ندوی صاحب نے دی ہے۔

11 نومبر کو مچھلی بازار میں کانگریس کا جلسہ

مالیگاؤں، 11 نومبر بروز جمعہ مالیگاؤں کانگریس پارٹی کا جلسہ عام ہوگا جس میں کانگریس پارٹی کے ڈھائی سالہ ایم-ایل-اے شپ کی کارکردگی کو بتایا جائے گا۔ ایم-ایل-اے شیخ آصف شیخ رشید نے نمائندے کو بتایا کہ ہم نے جو کام شہر میں کیا ہے اور کرنے والے ہیں، کیا عوام اس سے راضی نہیں ہے؟ اور جس طرح عوام نے ہمیں چن کر دیا ہے، ہمارا فرض بنتا ہے کہ عوام کے بیچ میں آکر ہم اس کا حساب دیں۔ اس جلسے کی صدارت کانگریس کے مقامی صدر سابق ایم-ایل-اے جناب شیخ رشید صاحب کریں گے۔

گھرکل یوجنا کے مکانات مستحق خاندانوں کو دئے جائیں گے / میونسپل کمشنر رَوِندر جگتاپ

مالیگاؤں: گھرکل یوجنا کے مکانات میں جھوپڑامالکان کی منتقلی کے بارے میں مالیگاؤں میونسپل کمشنر نے کہا ہے کہ جو شکایتیں موصول ہوئیں ہیں ان پر غور وخوض کیا جائے گا۔ انتظامیہ نے جو نوٹس جاری کی ہے اس مین کوئی شبہ نہیں مگر نوٹس میں ترمیم کئے جانے کی دو شکایتیں درپیش ہیں۔ انتظامیہ کی جانب سے وہ حل کی جائیں گی۔ اور یہ کہا ہے کہ گھرکل یوجنا کے مکانات مستحق خاندانوں کو ہی دئے جائیں گے۔

اطلاع

اخبار ابصار ہر ماہ بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے ہمارا وھاٹساپ نمبر 8657323649 پر اپنا مکمل نام وپتہ انگریزی میں ارسال فرمائیں۔ اور ہمارے جوابی وھاٹساپ پر ارسال کردہ بینک اکاؤنٹ پر سالانہ زرِتعاون ڈپازٹ کرواکر اطلاع کریں یا ہمارے دیے پتے پر منی آرڈر کریں (ادارہ)

The ABSAAR Monthly Printed, Published and owned by Jalaluddin Mutiullah Quasmi, Printed at ALHUDA OFFSET PRESS at 877 Nishat Road, Islampura, Malegaon(NASHIK) 423203 & Published at S. NO. 65/3,Plot No.2 , Nishat Nagar, Ayesha Nagar Road, Malegaon(NASHIK) 423203 Editor : Jalaluddin Mutiullah Quasmi
EMAIL : absaar.urdu@gmail.com Whatsapp No : +918657323649 (Only for Indian subscribers)